85331 ـ مطلقہ بیوی كے پاس پرورش پانے والے بچے كی رہائش كا خرچ كون ادا كریگا ؟

سوال

میرے دوست كی بیوی نافرمان ہے، اور وہ اپنے میكے جا چكی ہے اور ایك برس سے وہیں رہ رہی ہے اس دوران اس نے ایك بچی كو بھی جنم دیا، جب وہ میكے گئی تھی تو حاملہ تھی اور اس ایك برس كے دوران میرے دوست كی بیوی نے اپنے خاوند كے خلاف شرعی عدالت میں مقدمہ كر ركھا كہ وہ اپنے خاوند كے نكاح میں رہتے ہوئے ضرر اٹھا رہی ہے.

لیكن عدالت كسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سكی، كیونكہ عدالت نے اسے ضرر یافتہ نہیں پایا، حتی كہ اس كے دوسرے وكیل نے بھی اسے یہی مطمئن كرنے كی كوشش كی كہ وہ خلع لے لے، اور اس كے ساتھ یہ بھی كوشش كی كہ میرا دوست مہر اور شادی كے اخراجات چھوڑ دے، بلكہ بچی كے اخراجات كی مد میں (90) لیبی دینار بھی ادا كرے، میرے دوست كے لیے یہ بہت زیادہ رقم ہے كیونكہ وہ كام كاج نہیں كرتا.

میرا سوال یہ ہے كہ: كیا بچی كے اخراجات میں اس كی رہائش كا بھی خرچ پایا جاتا ہے جو باقی اخراجات كے ساتھ بچی كی ماں كو ادا كیا جائیگا ؟

برائے مہربانی اس كے متعلق معلومات فراہم كریں، كیونكہ یہ مسئلہ شرعی معاملہ پر موقوف ہے، كہ آیا یہ چیز بھی نفقہ كے تحت آتی ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بچے كا نفقہ اس كے والد پر واجب ہے، نہ تو یہ بچے كی ماں كو طلاق ہو جانے اور نہ ہی خاوند كی نافرمانی كرنے كی صورت میں ساقط ہوگا، اگر بچہ ماں كی پرورش میں ہے تو بچے كا خرچ ماں كو دیا جائیگا.

اسی طرح پرورش كرنے والی ماں كو بچے كو دودھ پلانے كی اجرت كا مطالبہ كرنے كا بھی حق حاصل ہے، كیونكہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

تو اگر وہ عورتیں تمہارے (بچوں كو) دودھ پلائیں تو تم انہیں ان كی اجرت دو، اور اچھے طریقہ سے مشورہ كرو الطلاق (6).

جو بچہ ماں كی گود میں پرورش پا رہا ہو اس كے متعلق علماء كرام كا اختلاف ہے كہ آیا اس كے واجب نفقہ میں رہائش بھی شامل ہے یا نہیں ؟

کچھ علماء کرام کہتے ہیں کہ باپ پر لازم ہے کہ بچے کو رہائش مہیا کرے، اور رہائش کے اخراجات بھی باپ کے ذمہ ہونگے، کیونکہ بچے کے لیے رہائش ضروری ہے.

لیکن کچھ علماء کرام کہتے ہیں کہ بچہ رہائش کا محتاج نہیں، بلکہ ماں کی رہائش پر اکتفا کریگا؛ اس لیے کہ بچہ ماں کی گود میں پرورش پا رہا ہے.

اور ابن عابدین رحمہ اللہ نے ايك تيسرا اور درمیانہ قول اختیار کیا ہے، اور یہ حسن رحمہ اللہ کا بھی قول ہے کہ: اگر ماں کے پاس رہائش نہ ہو تو پھر بچے کی رہائش کا کرایہ واجب ہو گا؛ لیکن اگر ماں کے پاس رہائش ہے تو پھر باپ پر بچے کی رہائش کا کرایہ لازم نہیں ہے، ان کا کہنا ہے:

" حاصل یہ ہوا کہ: صحیح یہی ہے کہ بچے کو رہائش مہیا کرنا لازم ہے، لیکن یہ اسی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جب ماں کے پاس مسکن و رہائش نہ ہو، لیکن اگر ماں کے پاس مسکن و رہائش ہو جس میں وہ اپنے بچے کی پرورش کر سکتی ہو، اور وہ اس کے تابع ہو کر اس رہائش میں رہے تو پھر بچے کے باپ پر رہائش مہیا کرنا لازم نہیں؛ کیونکہ اسے اس کی ضرورت ہی نہیں، اور اس کا جانبین کے لیے نرم و آسان ہونا کسی پر مخفی نہیں، اس لیے اسی پر عمل ہونا چاہیے " انتہی بتصرف.

دیکھیں: حاشية ابن عابدين (3 / 562).

اس مسئلہ میں علماء کرام کے اختلاف کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سلسلہ میں قاضی سے رجوع کیا جائیگا، اور قاضی کو جو حق محسوس ہو وہ اس کے مطابق فیصلہ کر کے طرفین کو اس پر عمل کرنے کا حکم صادر کریگا.

واللہ اعلم .